پاکستان نیوز ہیڈ لائنز 2 فروری 2018

۔ مخلص مجاہدین نے امریکہ کو گرتی ہوئی دیوار بنادیا ہے اب صرف خلافت کی ضرورت ہے جو اسے مکمل طور پر گرادے

-جمہوریت بذات خود منظم جرائم کا گڑھ ہے

-امریکہ گرم تعاقب کی دھمکی دے کر پاکستان آرمی کو اس کی جنگ لڑنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے

تفصیلات:

مخلص مجاہدین نے امریکہ کو گرتی ہوئی دیوار بنادیا ہے اب صرف خلافت کی ضرورت ہے جو اسے مکمل طور پر گرادے

امریکی میڈیا نے 29 جنوری 2018 کو یہ خبر شائع کی کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ حملوں میں اچانک اضافے کے بعد کابل کی مدد کے لیے مزید افواج افغانستان بھیجنے کا سوچ رہے ہیں۔ یہ افواج پہلی سیکیورٹی فورس اسسٹنس بریگیڈ (SFAB) کا حصہ ہوں گی۔ ایسی چھ یونٹس بنائیں جارہی ہیں اور ہر ایک یونٹ میں ایک ہزار سپاہی ہوں گے جن کو خصوصی طور پر مزاحمت سے لڑنے کے لیے بیرونی افواج کی "مدد اور مشورہ" دینے کے لیے تیار کیا جارہا ہے۔ پچھلے ہفتے امریکی فضائیہ نے اے-10 تھنڈر جیٹس طیارے افغانستان منتقل کیے ہیں۔ پچھلے تین سال کے دوران پہلے مرتبہ ان طیاروں کو امریکی افواج کو مدد فراہم کرنے کے لیے حرکت میں لایا گیا ہے۔ امریکی فضائیہ کی مرکزی کمانڈ کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل جیفری ہیریگین نے فاکس نیوز کو بتایا کہ افغانستان میں جدید ترین ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ ان امریکی کوششوں کا حصہ ہے جس کا مقصد طالبان کو "مفاہمت یا شکست کا سامنا" کرنے پر مجبور کرنا ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے دباؤ ڈالنے والی حرکتوں اور پاکستان پر الزام تراشیاں کہ وہ ٹرمپ کے دشمنوں کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش نہیں کررہا دراصل امریکہ کی شدید پریشانی ومایوسی کا مظہر ہے۔ یہ پریشانی ومایوسی ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی جارہی ہے کیونکہ "ریاستوں کے قبرستان" افغانستان میں امریکہ کی ذلت ورسوائی بڑھتی جارہی ہے۔ یقیناً امریکہ اب تک شکست کا شکار ہوچکا ہوتا اگر پاکستان کے حکمران امریکہ کی مدد سے دستبردار ہوگئے ہوتے اور اس کی جگہ ڈیورنڈ لائن کے دونوں جانب موجود مخلص مجاہدین کو مدد فراہم کررہے ہوتے۔

مخلص مسلمان کا سب سے طاقتور ہتھیار اس کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان ہے۔ یہ ایمان اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر کامل بھروسے کا سبب بنتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہے اور کامیابی صرف اور صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی عطا فرمائیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر کامل یقین کے سبب چند ہزار ہلکے ہتھیاروں سے مسلح مجاہدین نے امریکہ کے منصوبوں کو ملیامیٹ کردیا ہے۔ انہوں نے امریکہ کو اس قدر شدید زخمی کردیا ہے کہ وہ خود کو بچانے کے لیے مجاہدین کو مذاکرات کا رستہ دیکھا رہا ہے لیکن اس پیشکش کو کسی صورت قبول نہیں کرنا چاہیے کیونکہ امریکہ سے مزاکرات کرنا امریکی قبضے کو ختم نہیں بلکہ مستحکم کرے گا۔

ہماری افواج کی جانب سے جہاد ہی وہ واحد رستہ ہے جو امریکی قبضے کو ختم کردے گا۔ افواج پاکستان میں موجود مخلص آفسران پر لازم ہے کہ وہ نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے نصرۃ فراہم کریں۔ اس کے بعد خلیفہ راشد جہاد کا اعلان کرے گا اور پاکستان کی عظیم مسلم افواج کو حرکت میں لائے گا تا کہ ہمارے علاقے کو امریکی قبضے کی نجاست سے پاک کردے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِى صُدُورِهِمْ مِّنَ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ

"(مسلمانو) تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں اللہ سے بھی بڑھ کر ہے، یہ اس لیے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں" (الحشر: 13)

جمہوریت بذات خود منظم جرائم کا گڑھ ہے

30 جنوری 2018 کو پی ٹی آئی کے سینئر رہنما علی زیدی نے الزام لگایا کہ پی پی پی نے سندھ کو "منظم جرائم کے گڑھ میں" تبدیل کردیا ہے۔ اُسی دن پی پی پی کے چیرمین بلاول بھٹو زرداری نے ایک بیان جاری کیا جس میں خیبر پختونخوا حکومت کی "واضح غفلت" پر پریشانی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کی پولیس ان مجرموں کو باہر نکال رہی ہے جو زنا بل جبر اور قتل کے گئی مقدمات میں ملوث ہیں۔ سپریم کورٹ نے 30 جنوری 2018 کو نواز شریف کو دوبارہ نوٹس بھیجا جب وہ کورٹ نمبر 1 میں بڑے بینچ کے سامنے پیش نہیں ہوئے۔ یہ بینچ اس بات کا تعین کررہا ہے کہ آرٹیکل 62-1-ایف کے تحت نااہلی عمر بھر کے لیے ہے یا کسی مخصوص مدت کے لیے نااہلی ہے۔

اب جبکہ انتخابات بہت قریب آچکے ہیں تو جمہوریت کے داعیوں کے درمیان ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کا سلسلہ عجلت میں شروع ہوگیا ہے۔ جمہوریت سے کرپشن کے خاتمے کے لیے کئی اقدامات لیے گئے جیسے امیدواروں کے لیے گریجوٹ ہونے کی شرط، آرٹیکل 62اور 63 کو آئین میں شامل کیا جانا اور قومی احتساب بیورو (نیب) کا قیام، لیکن کرپشن پھر بھی موجود رہی کیونکہ جہاں جہاں جمہوریت کا قیام عمل میں لایا گیا وہاں وہاں ہمیشہ اقتدار کرپٹ اشرافیہ کے ہاتھوں میں ہی گیا۔ امریکہ اور برطانیہ جیسے ممالک میں بھی انفرادی کرپشن عام ہے۔ جمہوریت کرپشن کی سرپرستی کرتی ہے اور اسی لیے کرپٹ اس کے جانب دوڑے چلے جاتے ہیں جیسے مکھیاں شہد کی جانب جاتی ہیں۔

جمہوریت کے برخلاف خلافت میں اقتدارِ اعلیٰ، قانون سازی کا حق، نہ تو حکمرانوں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور نہ ہی عوامی نمائندوں کے پاس ہوتا ہے اور اس طرح کرپشن کی بنیاد کو ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ صرف اور صرف شارع، اللہ سبحانہ و تعالیٰ، مالک کائنات کا حق ہے اور کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

اِنِ الْحُكْمُ اِلاَّ لِلّٰهِ

"حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے"(یوسف:40)۔

لہٰذا اسلامی خلافت میں قوانین صرف اور صرف وحی یعنی قرآن وسنت سے ہی اخذ کیے جاتے ہیں۔ خلافت نہ تو کسی حرام کو حلال کر سکتی ہے اور نہ ہی کسی حلال کو حرام قرار دے سکتی ہے۔ خلیفہ بغیر کسی شرعی ثبوت کے عوام کو کسی مباح عمل سے روک نہیں سکتا کیونکہ اس کو اپنی مرضی سے قوانین بنانے کا اختیار ہی نہیں دیا گیا۔ اس طرح ریاست خلافت میں خلیفہ اپنے بینک بیلنس میں اضافے کے لیے قوانین میں تبدیلی نہیں کر سکتا کہ ان تبدیل شدہ قوانین کی مدد سے ملٹی نیشنل کمپنیاں ریاست کے وسائل کی لوٹ مار کر سکیں۔ اسی طرح خلیفہ زرعی زمین پر خراج اور زرعی پیداوار پر عشر ختم نہیں کر سکتا کہ جاگیر دار خوش ہو جائیں کیونکہ یہ اسلامی محاصل ہیں جنہیں شرعی دلائل پر لاگو کیا گیا ہے۔ خلیفہ کمیشن کھانے کے لیے منافع بخش توانائی اور معدنیاتی کمپنیوں کی نجکاری نہیں کر سکتا کیونکہ اسلام نے ان کی ملکیت کو عوامی ملکیت کے زمرے میں رکھا ہے اور کوئی فرد یا کمپنی اس کی ملکیت حاصل نہیں کر سکتی۔ خلافت میں ایسی صورتحال کبھی نہیں ہو سکتی جیسا کہ آج ہے جہاں بلوچستان کے لوگ قحط اور پانی کی قلت سے مر رہے ہیں، جبکہ اسی صوبے میں اربوں روپے کی لاگت سے کھیل کا میدان بنایا جا رہا ہے۔ خلافت میں حکمرانوں کے دفاتر کے تزئین و آرائش پر کروڑوں روپے خرچ نہیں کیے جائیں گے کیونکہ اسلام میں بنیادی ضروریات کو پورا کرنا فرض ہے اور اس کے بعد آسائشوں کا نمبر آتا ہے۔ خلیفہ بغیر شرعی دلائل کے بیت المال سے ایک دینار بھی خرچ نہیں کر سکتا۔ خلیفہ کو اس بات کا حق نہیں کہ وہ صنعتوں کے لیے درکار بنیادی اشیاء پر ڈیوٹیوں میں کمی یا اضافہ کرے اور نہ کسی مخصوص فرد یا کمپنی کو فائدہ پہنچانے کے لیے درآمدی اشیاء پر ڈیوٹی میں کمی بیشی کرے۔ اس طرح جب حکمران کے پاس قانون سازی کا کوئی اختیار ہی نہیں ہوتا تو اس طریقے سے اسلام نے حکمرانوں کو لوگوں سے ناجائز فوائد حاصل کرنے یا ان کا استحصال کرنے سے روک دیا ہے۔ اس کے علاوہ خلافت میں خلیفہ کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مقرر کردہ والیوں پر نظر رکھے اور مسلسل ان کے اعمال کی نگرانی کرے۔ جہاں تک بذاتِ خود خلیفہ کا تعلق ہے تو مجلس امت اس کے اعمال پر نظر رکھتی ہے اور اس کی جانب سے کسی بھی کوتاہی یا غفلت پر اس کا احتساب کرتی ہے اور اگر تنازع پیدا ہو جائے تو معاملے کو قاضی مظالم کی عدالت میں لے جاتی ہے۔

امریکہ گرم تعاقب کی دھمکی دے کر پاکستان آرمی کو اس کی جنگ لڑنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے

30 جنوری 2018 کو وائٹ ہاوس میں نیشنل سیکیورٹی اینڈ ڈیفنس فیکٹ شیٹ جاری کی گئی جس کا عنوان تھا: "صدر ڈونلڈ جے ٹرمپ کی خارجہ پالیسی نے پہلے امریکہ کو آگے رکھا" (President Donald J. Trump's Foreign Policy Puts America First)۔ ٹرمپ انتظامیہ نے کہا، "صدر ٹرمپ کی شرائط پر مبنی جنوبی ایشیا کے حکمت عملی کمانڈروں کو افغانستان اور پاکستان میں دہشت گردوں کو محفوظ ٹھکانوں کی فراہمی سے روکنے کے لیے اختیار اور وسائل دیتی ہے"۔ لہٰذا عملاً ٹرمپ انتظامیہ نے امریکی افواج کو "گرم تعاقب" کے نام پر پاکستان کی علاقائی خودمختاری کی خلاف ورزی کرنے کا اشارہ دے دیا ہے تاکہ وہ عزم و حوصلے سے لبریز قبائلی مسلمانوں کو کچل سکیں جنہوں نے اب تک افغانستان میں امریکی قبضے کو مستحکم نہیں ہونے دیا ہے۔

افغانستان میں ناکامیوں اور کمزوری سے شدید پریشان امریکہ کے پاس مسئلے کے حل کے لیے نئے خیالات ختم ہو گئے ہیں۔ ٹرمپ انتظامیہ تاریخ کے کوڑے دان سے بش انتظامیہ کا حل نکال کر لائی ہے جو اس نے مشرف کے دور میں دیا تھا۔ امریکہ کے وفادار ایجنٹ مشرف نے "گرم تعاقب" کا خوف دلا کر پاکستان آرمی کو قبائلی مسلمانوں کی مزاحمت کو کچلنے کے لیے استعمال کیا۔ اس کے علاوہ یہ حقیقت کہ ٹرمپ انتظامیہ پاکستان کے علاقے کو اپنا علاقہ سمجھنے کی ہمت کر رہی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک اور امریکی وفادار ایجنٹ کیانی نے امریکہ کو "گرم تعاقب" کرنے کی اجازت دی۔ امریکی اسٹیبلشمنٹ کے قریب سمجھے جانے والے صحافی سیمیول ہرش نے 21 مئی 2015 کو ایک مضمون "اسامہ بن لادن کا قتل" کے نام سے لکھا۔ اس نے لکھا کہ، "پاشا اور کیانی اس بات کے ذمہ دار ہیں جنہوں نے اس بات کو یقینی بنایا تھا کہ پاکستان آرمی اور

فضائی دفاع کی کمانڈ اس مشن میں استعمال ہونے والے امریکی ہیلی کاپٹروں کو نہ تو تلاش کر سکیں اور نہ ہی انہیں للکار سکیں۔ تربیلا غازی کے مقام پر امریکی سیل کو یہ کام دیا گیا تھا کہ وہ آئی ایس آئی، افغانستان میں موجود سینئر امریکی فوجی افسران اور دو بلیک ہاک ہیلی کاپٹروں کے درمیان رابطے کا کردار ادا کرے؛ ہدف یہ تھا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ سرحد پر گشت کرتا ہوا کوئی بھی پاکستانی جنگی طیارہ حملہ آروں کی نشان دہی اور انہیں ایکشن کرنے سے روک نہ سکے"۔ اُس وقت سے اوباما انتظامیہ نے ہماری سرزمین پر ڈرون حملوں میں اضافہ کر دیا اور ٹرمپ انتظامیہ اسی پر عمل پیرا ہے اور اب "گرم تعاقب" کی بات کر رہی ہے۔

یہ معاملات اس حد تک اس لیے پہنچ گئے ہیں کیونکہ پاکستان پر اب تک اُن لوگوں نے حکومت کی ہے جو اسلام کے احکامات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ ان حکمرانوں کے طرز عمل نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ظالم کے سامنے جھکنے سے ظلم میں مزید اضافہ ہی ہوتا ہے۔ نبوت کے طریقے پر قائم خلافت امریکہ کو اس کے خول میں ہی محدود کر دے گی کیونکہ اسلام کسی بھی جارح بیرونی قوت کے ساتھ اتحاد یا تعاون سے منع کرتا ہے۔ خلافت اس رسی، سپلائی لائن، کو ہی کاٹ ڈالے گی جس کے بل بوتے پر امریکہ کی موجودگی برقرار ہے اور اس کی انٹیلی جنس اور نجی فوجی تنظیموں کو ملک سے نکال باہر کرے گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

"جن لوگوں نے دین کی وجہ سے تمہارے ساتھ قتال کیا اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے میں دوسروں کی مدد کی، اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے دوستی کرنے سے تمہیں منع کرتا ہے، جو لوگ ان سے دوستی کرتے ہیں وہی ظالم ہیں" (الممتحنہ: 9)